اوقات صبح صادق وغروب آفتاب میں قدیم وجدید جنتریوں کا اختلاف، ان کا تحقیقی جائزہ اور صحیح ومحتاط جنتری کی تعیین

از

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب اجراڑویؒ (مفتی اعظم مظاہر علوم سہارن پور) تحریر فرماتے ہیں:

جس طرح نماز، روزہ فرض ہے، ایسے ہی ان کے اوقات کو جاننا بھی فرض ہے، وقت سے پہلے اگر نماز پڑھی جائے تو فرض ادا نہیں ہوتا، ایسے ہی اگر صبح صادق کے بعد سحری کھائی جائے یا غروب سے پہلے افطار کرلیا جائے تو روزہ نہیں ہوتا۔ نماز کے اوقات کی جنتریاں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: الدین یسرٌ: دین آسان ہے، دین کے احکام میں ہر قسم کی آسانیاں ملحوظ رکھی گئی ہیں، نماز روزہ وغیرہ کے اوقات آسانی کے ساتھ معلوم ہوجاتے ہیں، آفتاب کا طلوع، غروب اور زوال، صبح صادق کا ظاہر ہونا اور شفق کا غائب ہوجانا ایسی چیزیں ہیں کہ ہر جگہ ان کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ گھڑی، جنتری اور دیگر آلات اور قواعد ہیئت کی ان کے پہچاننے کے لیے چنداں ضرورت نہیں ہے، جنگل دیہات کے رہنے والے ان اوقات کو بڑی سہولت سے پہچان لیتے ہیں، مگر بعض اوقات ابر وغیرہ میں دقت ہوتی ہے اور بعض مقامات میں (جیسے کئی کئی منزلہ عمارتوں والے شہروں اور گرد وغبار والے علاقوں میں ۱۲ محمد نعمان غفرلہٗ) یہ چیزیں اچھی طرح نظر نہیں آتیں؛ اسی لیے جنتریوں اور گھڑیوں سے ان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور ان سے اوقات کی شناخت میں مدد لی جاتی ہے، لیکن جنتری اور گھڑی پر کلی اعتماد ہرگز نہ کیا جائے، خود بھی اوقات اور ان کی علامات کو دیکھنا ضروری ہے؛ کیوں کہ گھڑی بعض مرتبہ غلط ہوجاتی ہے، اس کی رفتار گھٹ جاتی ہے، بڑھ جاتی ہے، جنتریوں میں بھی غلطیاں ہوجاتی ہیں (پیش لفظ: اسلامی دوامی جنتری مرتبہ: جناب مرزا عزیز بیگ صاحب مرحوم، مختار عدالت سہارن پور)۔

لیکن ادھر چند سالوں سے طلوع صبح صادق اور طلوع وغروب آفتاب وغیرہ کے مشاہدہ کا اہتمام تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے اور لوگوں نے تقریباً مکمل طور پر جنتریوں میں درج اوقات پر اعتماد شروع کردیا ہے، اور دوسری طرف بعض حضرات نے محض فلکی حسابات کی رو سے قدیم جنتریوں کی تغلیط بھی شروع کردی ہے، حالاں کہ قدیم جنتریاں محض فلکی حسابات پر مبنی نہیں ہیں، مشاہدات سے بھی مؤید ہیں اور اکابر کے یہاں معمول بہ رہی ہیں، جس کے نتیجے میں عوام

میں اختلاف وانتشار کی کیفیت رونما ہورہی ہے، جو ماہ رمضان میں مزید ہوجاتی ہے؛ بلکہ بعض علاقوں میں قدیم وجدید جنتریوں میں اختلاف کی بنا پر دوالگ الگ اوقات میں افطار کا اعلان بھی دیکھا گیا ہے، ہمارے دارالافتا میں جب اس طرح کے سوالات آتے ہیں تو یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ طلوع وغروب وغیرہ کا مشاہدہ کیا جائے اور مشاہدہ کی رو سے جو جنتری صحیح ثابت ہو اس پر عمل کیا جائے؛ کیوں کہ شریعت میں اوقات نماز وغیرہ کی معرفت میں اصل مشاہدہ ہے ،جنتریاں آسانی وسہولت کے لیے محض ظنی وتخمینی چیزیں ہیں، ان میں درج اوقات حتمی ویقینی نہیں ہوتے۔

گذشتہ ماہ شعبان (۱۴۳۶ھ) میں یہ مسئلہ ہمارے دارالافتا میں تفصیل کے ساتھ زیر بحث آیا اور حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم (مہتمم دارالعلوم دیوبند) نے دارالافتا کی رائے طلب فرمائی تو اس موقع پر دارالافتا کے بعض احباب نے راقم الحروف سے فرمایا: اس سلسلہ میں قدیم وجدید جنتریوں کا موازنہ کر کے اور اکابر کی تحریرات پڑھ کر اس کا خلاصہ مرتب کرلیا جائے تو بہتر ہوگا، راقم الحروف کو یہ کام اہم وضروری معلوم ہوا؛ اس لیے راقم الحروف نے اکابر کی تحریرات کا تفصیلی مطالعہ کر کے اور قدیم وجدید جنتریوں کا موازنہ کر کے یہ تحریر مرتب کی ہے، نیز ہمارے یہاں دیوبند اور اس کے اطراف میں جو جنتری (قاسمی دوامی جنتری، مرتبہ: حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی دامت برکاتہم) رائج ہے، اس کی وجوہ ترجیح پیش کی ہیں تاکہ مسئلہ کی پوری حقیقت سامنے آجائے اور جو لوگ قدیم جنتریوں کی صحت کے بارے میں شک وتردد کا شکار ہیں یا ہورہے ہیں، ان کا شک وتردد دور ہوجائے۔اور جو لوگ تغلیط کررہے ہیں وہ مسئلہ پر دوبارہ غور فرمالیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس تحریر کو شرف قبول عنایت فرمائیں اور اسے اپنی رضا وخوش نودی کا ذریعہ بنائیں، نیز جن حضرات نے اس سلسلہ میں جنتریوں کی فراہمی وغیرہ کا تعاون کیا انھیں ان کے تعاون کا بہترین بدلہ عنایت فرمائیں، آمین یا رب العالمین، والحمد لله أولاً وآخیراً، وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعین، برحمتك یا أرحم الراحمین۔

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہٗ

۱۱؍رمضان ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۹؍جون ۲۰۱۵ء دوشنبہ

بسم الله الرحمن الرحیم

اوقات صبح صادق اور غروب آفتاب میں قدیم وجدید جنتریوں کا اختلاف، ان کا تحقیقی جائزہ اور صحیح ومحتاط جنتری کی تعیین

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، محمد وآله وأصحابه أجمعين، ومن تبعهم وتابعيهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد!

شریعت میں اوقات نماز: طلوع صبح صادق، اور طلوع وغروب آفتاب وغیرہ کی معرفت میں دراصل مشاہدہ کا اعتبار کیا گیا ہے؛ کیوں کہ دین کے احکام میں ہر ایک کے لیے آسانیاں ملحوظ رکھی گئی ہیں، اور طلوع صبح صادق اور طلوع وغروب آفتاب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہر شخص ہر جگہ ان کا مشاہدہ کرسکتا ہے، اس کے لیے گھڑی، جنتری اور علم ہیئت کے قواعد اور آلات وغیرہ کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، گاؤں، دیہات میں رہنے والے یہ اوقات بآسانی پہچان لیتے ہیں، لیکن جب موسم ابر آلود ہو تو طلوع وغروب وغیرہ کا مشاہدہ مشکل ہوتا ہے، ایسے موقعہ پر فقہائے کرام نے فرمایا: مستحب یہ ہے کہ احتیاط کی رعایت کے ساتھ نمازیں پڑھی جائیں، یعنی: عصر اور عشا کی نماز جلد پڑھی جائے اور فجر، ظہر اور مغرب میں تاخیر کی جائے (درمختار وشامی ۲: ۲۸، ۲۹ مطبوعہ: مکتبہ زکریا دیوبند)، لیکن علم ہیئت اور فلکیات کے وجود میں آنے سے بذریعہ قواعد وآلات اور حساب، ظن وتخمین کے درجہ میں ابر کے ایام میں بھی اوقات کی معرفت آسان ہوگئی، اور لوگوں نے عام دنوں میں بھی آسانی وسہولت کے لیے اسی پر عمل شروع کردیا اور اس کے لیے باقاعدہ جنتریاں مرتب کرلی گئیں، البتہ قدیم زمانہ میں جنتریوں کے ساتھ طلوع وغروب وغیرہ کے مشاہدہ پر بھی نظر رکھی جاتی تھی، محض جنتریوں پر اعتماد نہیں کیا جاتا تھا، اور اب زیادہ تر لوگوں کا جنتریوں پر ہی اعتماد ہوگیا ہے اور تمام اوقات جنتریوں کے ذریعہ ہی جانتے جاتے ہیں اور اسی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں ماضی قریب سے جنتریوں میں اختلافات شروع ہوگئے ہیں، بطور خاص صبح صادق کے اوقات کے سلسلہ میں، جس کی بنا پر مختلف جنتریاں تیار ہوگئیں اور یہ چیز عوام کے لیے انتشار وکش مکش کا باعث ثابت ہوئی۔ جس کی مختصر

تفصیل حسب ذیل ہے:

قدیم جنتریوں میں صبح صادق کے جو اوقات درک کیے گئے ہیں، ان کے متعلق بعض حضرات کا کہنا ہے کہ وہ در حقیقت صبح کاذب کا وقت ہے، صبح صادق کا وقت نہیں ہے؛ کیوں کہ ان جنتریوں میں صبح صادق کا درج شدہ وقت ۱۸/درجہ کے حساب سے ہے، جب کہ اس وقت صبح کاذب ہوتی ہے، صبح صادق اس کے بعد ۱۵/درجہ پر ہوتی ہے، اورانہوں نے اس سلسلہ میں مشاہدات کیے تو ان سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جب آفتاب ۱۸/درجہ زیر افق ہو تو آسمان پر بالکل اندھیرا ہوتا ہے یا صبح کاذب کی روشنی ہوتی ہے جو تھوڑی دیر کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس غلطی کی بنیاد یہ ہوئی کہ قدیم جنتریوں میں اوقات ناٹیکل المینک سے لیے گئے (احسن الفتاوی ۲:۱۸۴، ۱۸۵)، جب کہ قدیم علمائے فلکیات کا معمول یہ ہے کہ مطلق وقت صبح کے نام سے صبح کاذب کا وقت لکھتے ہیں اور آخر میں یہ صراحت کر دیتے ہیں کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد ہوتی ہے (حوالہ بالا ص ۱۸۴)۔

اکابرؒ کے یہاں معمول بہ قدیم جنتریاں محض حسابات پر مبنی نہیں ہیں

اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے اکابر رحمہم اللہ کے یہاں معمول بہ قدیم جنتریاں محض فلکی حسابات پر مبنی نہیں ہیں؛ بلکہ مشاہدات کے ذریعہ مؤید ہیں؛ بلکہ ہمارے اکابر رحمہم اللہ حسابات سے کہیں زیادہ مشاہدات پر نظر رکھتے تھے اور وہ حضرات کتب حدیث وفقہ کی روشنی میں صبح صادق اور صبح کاذب کا فرق بھی بخوبی جانتے اور سمجھتے تھے ؛اس لیے مشاہدات کے بغیر محض فلکی حسابات کی بنیاد پر اکابر کے یہاں معمول بہ قدیم جنتریوں کی تغلیط صحیح و درست نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور علامہ بنوریؒ کا حضرت مولانا رشید احمد صاحب لدھیانویؒ کی تحقیق سے اختلاف اور اس پر عدم اطمینان کا اعلان

یہی وجہ ہے کہ جب پاکستان میں قدیم جنتریوں میں درج اوقات صبح صادق کے سلسلہ میں بعض علما نے اختلاف کیا اور اپنی جدید تحقیق کی روشنی میں نیا موقف پیش کیا تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ وغیرہ اول وہلہ میں تو حضرت مولانا رشید احمد صاحب لدھیانویؒ کی تحقیق سے متاثر ہو گئے اور انہیں قدیم جنتریوں کی صحت میں تردد ہو گیا، لیکن چوں کہ اس کے بعد تحقیق کا سلسلہ جاری رہا اور

تحقیق کے بعد یہ ثابت ہوا کہ پرانے نقشے اپنی جگہ بالکل صحیح ودرست ہیں اور وہ محض حسابات پر نہیں، طلوع صبح صادق اور طلوع وغروب آفتاب وغیرہ کے مشاہدہ پر مبنی ہیں ؛اس لیے ان اکابر کا تردد رفع ہوگیا اور انہوں نے حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ کی تحقیق سے اختلاف کرتے ہوئے اس پر عدم اطمینان کا اعلان فرمایا اور یہ کہا: پرانے نقشے صحیح ودرست ہیں، اوران میں صبح صادق کا جووقت درج ہے وہ واقعی طور پر صبح صادق ہی کا وقت ہے، صبح کاذب کا وقت نہیں ہے۔

فتاوی عثمانی (۱:۳۹۴مطبوعہ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند) میں ہے:

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کو شروع میں اوقات فجر وعشا کے بارے میں کچھ تردد ہوگیا تھا، لیکن آخر میں ان کا فتوی یہی تھا کہ قدیم نقشے درست ہیں، چناں چہ گذشتہ رمضان میں خود انہوں نے جو نقشہ شائع کروایا وہ قدیم نقشوں کے مطابق تھا۔

ایک دوسرے عربی فتوی میں ہے:

قد وقع تحقيق مسألة وقت الصبح الصادق في زمن والدي الشيخ المفتي محمد شفيع والعلامة الشيخ البنوري – رحمهما الله تعالى –،وكانا في أول الأمر قد مالا إلى رأي شيخنا المفتي رشيد أحمد –حفظه الله تعالى–، ولكن بعد المشاهدات المتوالية ومراجعة كتب الفقه والحساب عدلا عن رأيه.المشاهدة التي ذكرها شيخنا المفتي رشيد أحمد حفظه الله تعالى فهي مشاهدة ٹنڈو آدم، وكانت إحدى المشاهدات ما بين عدة مشاهدات، وكان مطلع الشرق إذ ذاك مغبراً، ولم يكن أحد يرى أن هذه المشاهدة كافية في الوصول إلى نتيجة حاسمة،فلا ينبغي التعويل عليها(فتاوی عثمانی۱:۳۹۵)۔

اورایک تیسرے فتوی میں ہے:

صبح صادق کے مسئلہ پر حضرت والد صاحبؒ اور حضرت مولانا بنوری صاحب قدس سرہ کے زمانے میں مہینوں تحقیق جاری رہی، جس میں مشاہدات بھی کیے گئے اور حسابی تحقیق بھی کی گئی، آپ نے ٹنڈوآدم کے جس مشاہدہ کا ذکر فرمایا ہے وہ متعدد مشاہدات کا ایک مرحلہ تھا، کوئی حتمی مشاہدہ نہیں تھا، اس وقت یہ بات سب پر واضح تھی کہ مطلع گردآلود ہونے کی بنا پر اس مشاہدہ کو کسی حتمی فیصلہ کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا، اس کے بعد بھی متعدد مشاہدات کیے گئے، کتابی تحقیق بھی ہوئی، بالآخر حضرت والد صاحبؒ اور حضرت مولانا بنوری صاحبؒ دونوں نے حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ کی تحقیق سے اختلاف اوراس پر عدم اطمینان کا اعلان فرمایا، اس کے بعد ان ہی حضرات کے حکم سے خود احقر نے ایک مفصل تحریر حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں بھیجی، جس میں ان بزرگوں

کے فیصلے کی وجوہ عرض کی تھیں، اور حضرت مدظلہ کی طرف سے اس تحریر کا کوئی جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ بہرصورت یہ مسئلہ مہینوں کی محنت اور تحقیق ومشاہدہ کے بعد کم ازکم ہماری حد تک واضح ہوگیا الخ (فتاوی عثمانی ۱:۳۸۷، ۳۸۸)۔

اور احسن الفتاوی (۲:۱۹۱) میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے حوالہ سے ہے:

۱۳۶۸ھ اور ۱۹۴۸ء میں جب احقر پاکستان کراچی میں آکر مقیم ہوا تو یہاں کی عام مساجد وغیرہ میں اوقات کی ایک جنتری طبع کردہ حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ آویزاں دیکھی اور بہت سے قابل اعتماد حضرات سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اس جنتری کے طلوع وغروب کو مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں جانچا ہے اور صحیح پایا ہے، خود بھی جب کبھی جانچنے کا موقع ملا تو اس کے طلوع وغروب کو صحیح پایا؛ اس لیے دوسرے اوقات کے معاملہ میں بھی اسی پر اعتماد کیا گیا۔ اب سے چند سال پہلے اپنے احباب میں سے بعض اہل علم نے کچھ نئی تحقیق کر کے یہ قرار دیا کہ اس جنتری میں جو وقت صبح صادق کا دیا گیا ہے، وہ درحقیقت صبح کاذب کا ہے، اور اس پر جدید وقدیم کے اہل فن کے اقوال بھی پیش کیے، چوں کہ یہ احتمال غالب تھا کہ نئے اہل فن نے صبح کاذب اور صادق میں فرق نہ کر کے کاذب ہی کو صبح کہہ دیا ہو؛ اس لیے مجھے بھی صبح صادق کے معاملہ میں تردد ہوگیا، اسی بنا پر ہر رمضان میں نقشہ اوقات کے ساتھ یہ نوٹ شائع کرنا شروع کیا کہ سحری کا کھانا تو قدیم جنتری کے وقت پر ختم کردیا جائے، مگر صبح کی نماز اس کے بعد پندرہ بیس منٹ کے انتظار کے بعد پڑھی جائے۔ سال رواں میں بعض اہل فن حضرات کے ساتھ بحث وتمحیص اور جدید فلکیات کی بعض کتابوں کی مراجعت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جدید ماہرین فلکیات نے خود صبح کاذب کو الگ کر کے بیان کیا ہے اور وہ درحقیقت رات کا حصہ ہے، اس کے بعد جو صبح صادق ہوتی ہے اسی کو انہوں نے صبح کہا ہے۔ اس نئی تحقیق اور بحث سے میرا تردد رفع ہوگیا، اور میں قدیم جنتری کے اوقات کو حسابی اعتبار سے صحیح سمجھتا ہوں، البتہ یہ حسابات خود یقینی نہیں ہوتے، نماز روزہ کے معاملہ میں احتیاط ہی کا پہلو اختیار کرنا چاہئے، واللہ سبحانہ وتعالی أعلم۔ بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ ۲۴رذی الحجہ ۱۳۹۳ھ۔

اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ کے حوالہ سے ہے:

کچھ عرصہ سے کراچی اور چند اور شہروں میں نماز فجر اور سحری کے اوقات کے مختلف نقشے سامنے آئے، جس کی وجہ سے عوام خاصے پریشانی میں مبتلا ہوگئے کہ کس پر عمل کریں اور کس کو صحیح سمجھیں، اس وقت چوں کہ پوری تحقیق کا موقع نہ مل سکا تھا اس لیے احتیاطاً یہی فتوی دیا گیا کہ نماز کے لیے ان نقشوں پر عمل کیا جائے کہ جن میں صبح صادق کا وقت بعد تک ہے اور انتہائے سحری کا وقت اسے لیا جائے جن میں وقت پہلے ختم ہوتا ہے، لیکن بعد میں بعض مخلصین

کی کوشش سے جومعلومات حاصل ہوئیں، ان سے یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچی کہ تمام نقشوں میں وہی سابق کراچی کا نقشہ جوکومرحوم حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب خان بہادر نے مرتب کروایا تھا اور چھاپا تھا، وہ بالکل صحیح ہے، ہاں جس کا جی چاہے، نماز دیر سے پڑھے تاکہ اس کو بھی یقین ہوجائے کہ وقت ہوگیا ہے تو اوراچھا ہے، دین کی بات میں ضد کی حاجت نہیں، جو بات صحیح ہواس کو ماننا اور غلط بات سے رجوع کرنا یہ عین دین کی بات ہے، اللہ تعالی سب کو صحیح سمجھ اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد یوسف بنوری ۲ر رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ (احسن الفتاوی ۲: ۱۹۱، ۱۹۲)۔

قاسمی جنتری کے اوقات صبح صادق کی صحت میں علما کا اختلاف اور مشاہدہ کے بعد اس کی صحت پر سب کا اتفاق

اسی طرح جب دارالعلوم دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی دامت برکاتہم کی تیار کردہ جنتری (قاسمی جنتری)- جو قدیم وجدید فلکی حسابات کی روشنی میں نہایت احتیاط وکاوش کے ساتھ مرتب کی گئی ہے اور قدیم جنتریوں کے مطابق ہے- شائع کی گئی تو بعض علمائے کرام نے یہ اعتراض کیا کہ اس میں طلوع صبح صادق کا وقت صحیح نہیں ہے، اور وہ حضرات یہ اعتراض لے کر حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب اعظمیؒ سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کے پاس آئے تو حضرت مفتی صاحب قدس سرہ نے فرمایا: حسابی بنیاد پر کسی جنتری کی تصحیح یا تغلیط کی ضرورت نہیں، مشاہدہ کرلیا جائے اور جو جنتری مشاہدہ کی رو سے صحیح ثابت ہو، اس پر عمل کیا جائے، اور جو اس کے خلاف ثابت ہو، اس پر عمل نہ کیا جائے۔ اور مشاہدہ کے لیے یہ کیا جائے کہ آپ حضرات اور آپ کے ہمنوا لوگ اور ہم لوگ اپنی اپنی سحری لے کر کل صبح صادق سے پہلے دیوبند سے باہر کسی کھلی فضا میں چلیں، وہیں سحری بھی کھائیں اور سب لوگ اپنی اپنی آنکھوں سے براہ راست طلوع صبح صادق کا مشاہدہ کریں، اور جس وقت صبح صادق کا مشاہدہ ہو، اسے نوٹ کرلیں، پھر آکر دیکھیں، جو جنتری اس کے مطابق ہو وہ صحیح سمجھی جائے اور اس پر عمل کیا جائے، چناں چہ ایسا ہی کیا گیا اور تین کاریں گئیں، اور باہر جاکر خود لوگوں نے دیکھا اور صبح کاذب کے بعد جوں ہی آسمان کے افق پر چوڑائی میں پھیلتی ہوئی روشنی نظر آئی، اپنی اپنی گھڑی دیکھ کر وہ ٹائم نوٹ کرلیا اور واپس آکر وہ ٹائم مختلف جنتریوں سے ملایا گیا تو قاسمی جنتری کا ٹائم بالکل صحیح نکلا، معترض لوگ خاموش ہوگئے اور اس جنتری کی صحت بالاتفاق تسلیم کرلی گئی، **هكذا سمعته من شيخنا الكبير المفتي حبيب الرحمن الخيرآبادي، المفتي الأكبر بالجامعة الإسلامية دار العلوم ديوبند۔**

جناب مولانا نورالحسن راشد صاحب کا مظاہر علوم والوں سے جدید جنتری کی اشاعت اور عوام کو اسی پر عمل کی ترغیب دینے کا مطالبہ

ابھی گذشتہ ماہ: شعبان ۱۴۳۶ھ کے اوائل میں مظاہر علوم سہارن پور کے دو مفتیان کرام (: جناب مفتی محمد صالح صاحب سہارن پوری نائب مفتی مظاہر علوم سہارن پور اور جناب مفتی شعیب احمد صاحب بستوی معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور) اسی مسئلہ کو لے کر دار الافتاء تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ہمارے یہاں جناب مولانا نورالحسن راشد صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم نے حضرت اقدس مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری دامت برکاتہم العالیہ (ناظم اعلی جامعہ مظاہر علوم سہارن پور) کے پاس ایک تحریر بھیجی ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ جنتریوں کا معاملہ بہت دنوں سے تنازعات اور اختلافات کا سبب بنا ہوا ہے، جو رمضان المبارک میں مزید بڑھ جاتا ہے اور ایک ہی شہر میں دو الگ الگ جنتریوں پر عمل کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے عام مسلمان کش مکش کا شکار رہتے ہیں، لہٰذا ایسی صورت میں کوئی ایسی جنتری شائع کی جائے، جس سے یہ اختلاف وتنازع ختم ہو جائے اور اس میں یہ صراحت ہو کہ اب یہی جنتری معتبر ہے۔ اور قدیم جنتریاں یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتیں؛ کیوں کہ وہ پرانے حساب پر مرتب ہیں جن میں اب فرق آچکا ہے، اور انہوں نے اپنے خط میں جناب عبد الحفیظ صاحب منیار کی تیار کردہ جنتری کو پاس کرنے پر اصرار کیا ہے، جب کہ ان میں اور قدیم جنتریوں میں کافی فرق ہے بالخصوص صبح صادق کے وقت میں۔ ہم دونوں کو حضرت ناظم صاحب نے آپ حضرات کے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ جنتریوں کے سلسلہ میں آپ حضرات سے کچھ مذاکرہ ہو اور دار العلوم کی تحقیق اور عمل معلوم کر کے آئیں۔ تو حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم نے کافی دیر تک ان حضرات سے اس مسئلہ پر مفصل گفتگو فرمائی اور ان حضرات کے سامنے قاسمی جنتری کی وجوہ ترجیح ذکر فرمائیں اور بطور خاص یہ بات ارشاد فرمائی: شریعت نے اوقات نماز میں اصل مشاہدہ کا اعتبار کیا ہے، اور اس میں اصل مشاہدہ ہی ہے، جنتریاں محض فلکی حسابات پر تیار کی جاتی ہیں، وہ کسی طرح بھی مدار اور معیار قرار نہیں دی جاسکتیں؛ لہٰذا محض حسابی بنیاد پر تیار کردہ جنتریوں کو صحیح ومعتبر قرار دینا اور اوقات نماز کے سلسلہ میں کلی طور پر ان پر اعتماد کر لینا اور پورے ملک کے لوگوں کو اسی کے مطابق عمل کا مکلّف بنانا کسی طرح بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔ اور جس علاقہ میں جنتریوں کا اختلاف ہو، وہاں محض حسابی قواعد سے کسی جنتری کو صحیح اور دوسری کو غلط قرار

دینے کے بجائے موافق اور مخالف چند حضرات کو لے کر مشاہدہ کیا جائے اور متعدد بار کیا جائے اور اس کی رو سے جو جنتری صحیح ثابت ہو، اس پر عمل کیا جائے، اس میں اختلاف اور لڑائی جھگڑا وغیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، ہمیں حضرت الاستاذ حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب سابق صدر مفتی دار العلوم دیوبند اور محدث کبیر ابو المآثر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ نے اختلاف دور کرنے کے لیے یہی طریقہ بتایا تھا اور ہم اختلافی صورت میں فتاوی میں بھی یہی تحریر کرتے ہیں۔

مظاہر علوم کے مفتیان کرام حضرت مفتی صاحب کی بات سے بہت مطمئن ہوئے اور انہوں نے واپس جا کر اپنے ناظم صاحب اور دیگر ذمہ دار حضرات کو پوری بات بتائی، انہوں نے بھی دار العلوم دیوبند کے موقف سے اتفاق کرتے ہوئے جناب مولانا نور الحسن راشد صاحب کاندھلوی زید مجدہ کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور حسب سابق اس سال بھی انہوں نے قدیم جنتریوں کے مطابق ماہ رمضان کا نقشہ اوقات سحر وافطار شائع کیا، البتہ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیر آبادی دامت برکاتہم نے ان سے بطور خاص یہ بات ارشاد فرمائی: افطار میں دو منٹ کی احتیاط کی جائے اور سحری احتیاطاً پانچ منٹ پہلے ختم کردی جائے اور اذان فجر نقشہ میں درج منتہائے سحر کے وقت سے دس منٹ کے بعد کہی جائے تا کہ روزہ اور اذان ونماز میں کسی طرح کا کوئی شک وشبہ نہ ہو، چناں چہ مظاہر علوم کے مفتیان کرام اور ذمہ دار حضرات نے ان باتوں سے اتفاق کرتے ہوئے قبول فرمایا اور امسال ذمہ دار حضرات نے اپنے جامعہ سے اوقات سحر وافطار کا نقشہ اسی کے مطابق شائع فرمایا (جیسا کہ جناب مفتی شعیب احمد صاحب بستوی معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور نے بذریعہ فون اطلاع کی)۔

جناب مولانا نور الحسن راشد صاحب کا حضرت مہتمم صاحب کے نام ایک خط

اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد جناب مولانا نور الحسن صاحب راشد کاندھلوی زید مجدہ کا خط حضرت اقدس مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم دار العلوم دیوبند) کے نام آ گیا، جس میں انہوں نے وہی مطالبہ کیا تھا جو مظاہر علوم والوں نے آ کر بتایا تھا اور ساتھ میں انہوں نے دیوبند اور اطراف دیوبند کے لیے بذریعہ کمپیوٹر تخریج کردہ نقشہ اوقات الصلاۃ بھی ارسال فرمایا، حضرت مہتمم صاحب نے وہ سارے کاغذات (: خط اور مرسلہ جنتری وغیرہ) دار الافتا بھیج کر دار الافتا کی رائے طلب فرمائی۔ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیر آبادی دامت برکاتہم نے دیگر مفتیان کرام سے مشورہ کے بعد حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم کو دار الافتا کی رائے لکھ کر بھیج دی اور مظاہر علوم والوں سے بطور احتیاط جو باتیں ارشاد فرمائی تھیں، وہ بھی تحریر فرمادیں۔

قاسمی جنتری کا قدیم وجدید جنتریوں سے مقابلہ

اس موقع پر مسئلہ کی مزید تحقیق کے لیے قاسمی جنتری کا قدیم اور جدید جنتریوں سے مقابلہ بھی کیا گیا تو قاسمی جنتری، قدیم جنتریوں کے موافق ثابت ہوئی ہے جو فلکی حسابات کے ساتھ مشاہدہ کی بنیاد پر تیار کی گئی تھیں، جب کہ جدید جنتریوں کے حساب سے کافی فرق نکلا (جو محض فلکی حسابات کی بنیاد پر کمپیوٹر کے ذریعہ تخریج کر کے تیار کردہ ہیں)، ذیل کی اس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

قدیم جنتریوں سے قاسمی جنتری کی موافقت

(۱): قاسمی جنتری کا دوامی اشرف التقویم اوقات نماز سے مقابلہ

قدیم جنتریوں میں ایک جنتری، ''دوامی اشرف التقویم اوقات نماز'' ہے، جسے اجمالی طور پر حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ نے ملاحظہ فرمایا ہے اور اس کے مرتب ماہر فلکیات جناب منشی مظہر احمد صاحب عرف ادھمی (محلّہ فتح گڑھ، بھوپال) ہیں۔ اور جنتری کے شروع میں ضروری ہدایات کے عنوان سے حضرت تھانویؒ کی ایک تحریر بھی ہے، اس میں یہ بات درج ہے:

نقشہ ہذا میں صبح صادق کا جو وقت درج ہے، وہ اصول علم ہیئت جدید اور مشاہدہ سے بالکل ابتدائے صبح ہے، مگر احتیاطاً یہ لازم ہے کہ صبح کی اذان اس سے کم از کم دس منٹ بعد کہی جائے، سحری ۲۰ منٹ پہلے ختم کر دی جائے، اس میں بداحتیاطی سے کام نہ لیا جائے۔

اور ہدایت نمبر ۹ کے تحت صبح صادق اور صبح کاذب کا فرق اور ان کی پہچان اور علامت ذکر کی گئی ہے، اس سے صاف ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قدیم جنتریوں میں صبح کا جو وقت لکھا گیا ہے، وہ صبح کاذب کا وقت ہے؛ کیوں کہ اصول علم ہیئت جدید اور مشاہدہ سے اس وقت کا صبح صادق کا وقت ہونا ثابت ہے۔ نیز جنتری میں ''آغاز صبح صادق'' کے عنوان سے صبح صادق کا وقت درج کیا گیا ہے۔

اور اس جنتری کے متعلق حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب اجراڑویؒ (مفتی اعظم مظاہر علوم سہارن پور) تحریر فرماتے ہیں:

ابھی چند سال ہوئے جناب منشی محمد مظہر صاحب تھانوی مرحوم نے اشرف التقویم کے نام سے ایک دوامی جنتری

بہت غور وخوض کے بعد تیار کی تھی، جو شائع ہوچکی ہے (پیش لفظ: اسلامی دوامی جنتری مرتبہ جناب مرزا عزیز بیگ صاحب مرحوم مختار عدالت سہارن پور)۔

بہر حال قاسمی جنتری کا اوقات صبح صادق اور غروب آفتاب میں دوامی اشرف التقویم اوقات نماز سے مقابلہ کیا گیا تو اکثر تاریخوں میں مکمل مطابقت دریافت ہوئی، البتہ بعض تاریخوں میں کچھ فرق نکلا، جن میں سے اکثر جگہ صرف ایک منٹ کا، بعض جگہ (۱۲، ۱۶، ۲۰ر فروری، ۸، ۱۶، ۲۰ر مارچ، ۱۶ر اپریل اور ۲۴ر اکتوبر کو اوقات صبح صادق میں اور ۲۸ر فروری، ۸، ۱۲، ۱۶، ۲۰ اور ۲۴ر اکتوبر کو اوقات غروب آفتاب میں) دو منٹ کا، ایک جگہ (۲۸ر جولائی کو وقت صبح صادق میں) تین منٹ کا اور ایک دوسری جگہ (۴ر فروری کو وقت غروب آفتاب میں) چار منٹ کا فرق ہے۔

(۲): قاسمی جنتری کا رحیمی دوامی جنتری سے مقابلہ

قدیم جنتریوں میں ایک دوسری جنتری، ''رحیمی دوامی جنتری'' ہے، جو حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہ (خلیفہ اجل و جانشین حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہ) کی پسند فرمودہ ہے، اور اس کے ٹائٹل پر ''ایک ضروری ہدایت'' کے عنوان کے تحت شروع ہی میں یہ درج ہے:

اس نقشہ میں صبح صادق اور طلوع وغروب کا جو وقت درج ہے وہ چوں کہ بالکل ابتدائی ہے؛ اس لیے صبح کی اذان کم از کم پانچ منٹ بعد کہی جائے اور سحری کا کھانا بھی پانچ منٹ پہلے بند کردیا جائے، اور اسی طرح اذان مغرب اور افطار میں بھی احتیاط ضروری ہے الخ۔

اس سے معلوم ہوا کہ جنتری میں درج صبح کا وقت، صبح صادق ہی کا وقت ہے، صبح کاذب کا وقت نہیں ہے، نیز جنتری کے نقشہ میں ہر جگہ ''صبح صادق'' کے عنوان کے ساتھ اس کا وقت درج کیا گیا ہے۔

اور اوقات صبح صادق اور غروب آفتاب میں قاسمی جنتری کا رحیمی دوامی جنتری سے بھی مقابلہ کیا گیا تو اکثر تاریخوں میں مکمل مطابقت دریافت ہوئی ہے، اور جن تاریخوں میں فرق ہے تو وہ صرف ایک منٹ کا فرق ہے، البتہ بعض جگہ (۱۲، ۱۶-۲۱ر فروری، ۸، ۱۵، ۱۶ر مارچ، ۱۴-۱۶، ۲۹ر اپریل، ۱۳ر مئی، ۲۶، ۲۹ر جون، ۵، ۲۵-۲۷ر جولائی کو اوقات صبح صادق میں اور ۲، ۷ر مارچ، ۲۱ر مئی، ۶، ۷، ۱۱ر ستمبر، ۹-۱۱ر اکتوبر، ۲۴-۲۶ دسمبر کو اوقات غروب آفتاب میں) دو منٹ کا، اور ایک جگہ (۲۸ر جولائی کو وقت صبح صادق میں) تین منٹ کا فرق ہے۔

نوٹ (۱):- ۴ر فروری کو وقت غروب میں قاسمی جنتری اور رحیمی دوامی جنتری میں کوئی فرق نہیں ہے (دونوں میں ۵:۵۹ پر غروب دیا گیا ہے)، جب کہ دوامی اشرف التقویم اوقات نماز میں چار منٹ کا اضافہ ہے (اس میں

غروب ۵:۵۵ پر دیا گیا ہے) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، یہ بظاہر کاتب کا سہو معلوم ہوتا ہے۔اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس سے پہلے یکم فروری کو غروب ۵:۵۷ پر اور اس کے بعد ۸/فروری کو ۶:۰۳ پر دیا گیا ہے، جو قاسمی جنتری اور رحیمی دوامی جنتری دونوں کے موافق ہے، البتہ ۸/فروری کو رحیمی دوامی جنتری میں ۶:۰۲ پر غروب دیا گیا ہے۔ نیز یہ دن بڑھنے کی تاریخیں ہیں، پس اس جنتری میں غروب کے وقت کا بڑھنے کے بجائے گھٹنا یعنی: ۵:۵۷ سے ۵:۵۵ پر غروب ہونا سہو کاتب ہی معلوم ہوتا ہے، واللہ أعلم بالصواب۔

نــــــوٹ (۲):۔ان دونوں جنتریوں میں جو اوقات درج ہیں وہ ریلوے اور ریڈیو ٹائم کے حساب سے ہیں (جیسا کہ خود ان جنتریوں میں صراحت ہے) نہ کہ مدراسی ٹائم کے حساب سے۔

(۳): قاسمی جنتری کا اسلامی دوامی جنتری سے مقابلہ

البتہ قدیم جنتریوں میں ایک جنتری مرزا عزیز بیگ صاحب مرحوم (مختار عدالت سہارن پور) کی مرتب کردہ ہے، اس میں صبح صادق کا جو وقت درج کیا گیا تھا، وہ عام جنتریوں سے مختلف تھا، یعنی: اس میں دیگر جنتریوں سے پانچ منٹ بعد کا وقت درج کیا گیا تھا، جس کے متعلق حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب اجراڑویؒ (مفتی اعظم مظاہر علوم سہارن پور) تحریر فرماتے ہیں:

صبح صادق کا وقت جو مرزا صاحب نے لکھا ہے، اس کے متعلق بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ ابتدائے صبح کا وقت نہیں؛ بلکہ وہ اچھی طرح صبح کے پھیل جانے کا وقت ہے، ابھی چند سال ہوئے جناب منشی محمد مظہر صاحب تھانوی مرحوم نے ''اشرف التقویم'' کے نام سے ایک دوامی جنتری بہت غور وخوض کے بعد تیار کی تھی، جو شائع ہو چکی ہے، اور اس سے قبل ایک جنتری ۱۵ھ میں حافظ محمد اعلی صاحب میرٹھی مرحوم نے ''صبح صادق'' کے نام سے شائع کی تھی، اس پر علمائے کرام کی تصدیقات بھی ہیں، ان دونوں جنتریوں سے بھی مرزا صاحب کی جنتری کا مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ وقت ابتدائے صبح کا نہیں ہے، اسی وجہ سے ان دونوں جنتریوں میں انتہائے سحر کا احتیاطی وقت ایک مستقل خانہ میں بتایا ہے تا کہ اس کے بعد سحری نہ کھائی جائے، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے رسالہ: ''النور'' بابتہ جمادی الثانیہ ۴۹ھ میں ایک مختصر نقشہ بعنوان: **الساعات للطاعات** کے نام سے شائع کیا تھا، بوادر النوادر ص ۴۹ پر بھی یہ نقشہ نقل کیا گیا ہے، اس سے بھی دوامی اشرف التقویم اوقات نماز اور صبح صادق نامی جنتری (مرتبہ: حافظ محمد اعلی صاحب میرٹھیؒ) کی تائید ہوتی ہے، مرزا عزیز بیگ مرحوم نے جو صبح صادق کا وقت لکھا ہے اس کے متعلق جناب مولانا الحاج شبیر علی صاحب تھانوی مدظلہ نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا ہے

کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سال بھر تک وقتاً فوقتاً طلوع صبح صادق وطلوع آفتاب وغیرہ کے مشاہدہ کے بعد یہ ہوئی کہ اسلامی دوامی جنتری میں جو وقت صبح صادق کا لکھا ہے وہ تبین فجر کا وقت ہے اور منتہائے سحر اس سے پہلے ہو جاتا ہے؛ اس لیے منتہائے سحر کا وقت جنتری کے صبح صادق کے وقت سے دس منٹ پہلے لکھ دینا چاہئے، نیز فرمایا کہ اس منتہائے سحر کے وقت سے اگر کسی کو سحری کھانے میں پانچ منٹ دیر ہو جائے تو روزہ کی صحت کا فتوی دیا جائے الخ۔

الحاصل مرزا عزیز بیگ مرحوم کی مرتبہ جنتری میں جو فرق ہے، وہ اس وجہ سے ہے کہ اس میں درج صبح صادق کا وقت در حقیقت تبین فجر کا وقت ہے، منتہائے سحر کا وقت نہیں ہے، نیز اس میں جو اوقات درج کیے گئے ہیں وہ ریلوے ٹائم کے حساب سے نہیں ہیں؛ بلکہ مدراسی ٹائم کے حساب سے ہیں، ان دو باتوں کی بنیاد پر اس کے اوقات دیگر پرانی جنتریوں کے اوقات سے مختلف ہیں اور یہ مشاہدہ کے ذریعہ صحیح وواقعی تحقیق کر کے اکابر نے تحریر فرمایا ہے۔

دوسری طرف قاسمی جنتری کا جب کمپیوٹر سے تخریج کردہ جدید جنتریوں سے مقابلہ کیا گیا تو اکثر تاریخوں میں غیر معمولی فرق ثابت ہوا اور جدید جنتریوں میں صبح صادق کا وقت قدیم جنتریوں کے حساب سے کئی منٹ بعد کا ہے، جس کی تفصیل جنتری وار الگ الگ حسب ذیل ہے:

قاسمی جنتری کا جدید جنتریوں سے مقابلہ

(۱): قاسمی جنتری کا جناب انس صاحب کی مرتب کردہ جنتری سے مقابلہ

دونوں جنتریوں میں صبح صادق کے اوقات میں اکثر تاریخوں (۲۱-۲۷/فروری، ماہ جون، ماہ جولائی، ۱-۲۵/اگست، ا/ستمبر-۲۸/نومبر) میں ۴-۶/منٹ کا فرق ہے، جب کہ دیگر بعض تاریخوں میں ۲-۴/منٹ کا اور بعض میں ایک منٹ کا بھی فرق ہے۔ اور غروب آفتاب کے اوقات میں صرف ایک یا دو منٹ کا فرق ہے، اس سے زیادہ نہیں، جب کہ بعض تاریخوں (۱-۳، ۲۱/مئی، ۲، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۸، ۳۱/اگست، ۱، ۵، ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۸/اکتوبر) میں موافقت بھی پائی جاتی ہے۔

(۲): قاسمی جنتری کا جناب نور الحسن راشد صاحب کی ارسال کردہ جنتری سے مقابلہ

جناب مولانا نور الحسن راشد صاحب کی ارسال کردہ جنتری میں قاسمی جنتری سے صبح صادق کے اوقات میں اکثر

تاریخوں (۱۲، ۱۴- ۲۷/ فروری، ۱، ۲، ۴، ۵، ۱۷- ۱۹/ اپریل، ۲۲/ مئی- ۱۹، ۲۱- ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۰/ اکتوبر- ۱۴/ نومبر ۱۷- ۲۷/ نومبر ۵، ۶/ دسمبر) میں ۴- ۹ منٹ کا اضافہ ہے، جب کہ دیگر تاریخوں میں ایک، دو یا تین منٹ کا اضافہ ہے۔ اور غروب آفتاب کے اوقات میں یہ جنتری بہت سی تاریخوں میں قاسمی جنتری کے موافق ہے، جب کہ دوسری تاریخوں میں ایک یا دو منٹ کی کمی بیشی کے ساتھ مختلف ہے۔

اسی طرح دیگر جدید جنتریاں بھی قاسمی جنتری سے اختلاف رکھتی ہیں اور بڑے دنوں میں صبح صادق کے اوقات میں ۶- ۸ منٹ کا فرق پایا جاتا ہے۔

جنتریوں کی ترتیب یا ان پر عمل میں مشاہدہ کو یکسر نظر انداز کر دینا صحیح نہیں

یہ سب جدید جنتریاں محض فلکی حسابات کی بنیاد پر تیار کی گئی ہیں، ان میں مشاہدہ کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اگر کسی نے مشاہدہ کیا بھی ہے تو کسی ایک جگہ دو چار مرتبہ کر لیا اور اسی کو تمام شہروں اور قصبات کے لیے کافی گردانا جو اصولی اعتبار سے کسی طرح بھی صحیح نہیں؛ کیوں کہ طول البلد اور عرض البلد کے اعتبار سے شہروں میں کچھ منٹ کی جو کمی بیشی ہوتی ہے، وہ فلکی حسابات ہی کا حصہ ہے؛ لہٰذا کسی ایک جگہ کے مشاہدہ کو تمام علاقوں کے لیے کافی سمجھنا صحیح نہیں؛ بلکہ دیگر جنتریوں سے اختلاف کی صورت میں ہر اختلاف والے علاقہ میں مستقل مشاہدہ ضروری ہے، اور جو جنتری مشاہدہ کے مطابق صحیح و درست ثابت ہو اسی پر عمل کرنا چاہئے؛ اسی لیے ۱۳۴۶ھ کی چھپی ہوئی عثمانی جنتری (برائے دہلی، شائع کردہ: محمد عثمان صاحب مالک کتب خانہ اشرفیہ، دریبہ کلاں، دہلی، در رسالہ الہادی بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ) میں تحریر ہے:

یہ جنتری دہلی کے واسطے ہے، مگر ہر مقام پر کام دے سکتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس مقام پر کام میں لانا ہو وہاں دو ایک روز زوال یا غروب دیکھیں کہ اس جنتری سے کے منٹ بعد یا قبل زوال یا غروب ہوا، جتنے منٹ کا فرق نکلے، ہمیشہ اتنے منٹ کا فرق نکال کر کام میں لاویں، مثلاً میرٹھ میں دیکھا کہ دو منٹ قبل غروب یا زوال ہوا تو اب سمجھ لیں کہ صرف دو منٹ کا فرق ہے، دو منٹ پہلے وقت کا ہو جانا خیال کریں، یا مثلاً انبالہ میں اس جنتری سے دو منٹ بعد غروب ہوا تو سمجھ لیں کہ انبالہ میں دو منٹ بعد وقت ہوگا۔

اور حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب اجراڑویؒ (سابق مفتی اعظم مظاہر علوم سہارن پور)، اسلامی دوامی جنتری (مرتبہ مرزا عزیز بیگ صاحب مرحوم) کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں:

جنتری اور گھڑی پر کلی اعتماد ہرگز نہ کیا جائے، خود بھی اوقات اور ان کی علامات کو دیکھنا ضروری ہے؛ کیوں کہ گھڑی

میں بعض وقت غلطی ہوجاتی ہے،اس کی رفتار گھٹ جاتی ہےاور بڑھ جاتی ہے،جنتریوں میں بھی غلطیاں ہوجاتی ہیں۔

آج کل لوگوں میں جنتریوں کے سلسلہ میں بہت زیادہ بے احتیاطی پائی جاتی ہے

نیز آج کل لوگوں میں بے احتیاطی بہت زیادہ عام ہوچکی ہےاور جنتری میں درج وقت کو بالکل حتمی وقطعی سمجھتے ہیں، جب کہ ہمارے اکابر علمائے کرام نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ جنتری محض ظنی وتخمینی چیز ہے، یہ وحی کی طرح قطعی ویقینی نہیں ہے؛اس لیے سحر وافطار میں احتیاط ضروری ہے؛

چناں چہ عثمانی جنتری میں ہے:

یہ جنتری نمازیوں کے واسطے بنائی گئی ہے تاکہ ابر وغیرہ میں کام آوے،مگر یہ حساب ہے،کوئی وحی نہیں ہے کہ سارے کام ہی چھوڑ دئے جائیں (جیسا کہ آج کل تقریباً ۹۹رفیصد لوگوں کی یہی صورت حال ہے۔ازمحمد نعمان)،ممکن ہے کہ منٹ دومنٹ کا کہیں فرق نکل آئے،یا گھڑی میں فرق ہو،جہاں تک ممکن ہو احتیاط سے کام لیں۔

دوامی اشرف التقویم اوقات نماز میں ہے:

نقشہ ہذا میں صبح صادق کا جو وقت درج ہے، وہ اصول علم ہیئت جدید اور مشاہدہ سے بالکل ابتدائے صبح ہے،مگر احتیاطاً یہ لازم ہے کہ صبح کی اذان اس سے کم ازکم دس منٹ بعد کہی جائے،سحری ۲۰ منٹ پہلے ختم کردی جائے،اس میں بد احتیاطی سے کام نہ لیا جائے۔

رحیمی دوامی جنتری (مع اوقات نماز پنجگانہ وطلوع وغروب) میں ہے:

اس نقشہ میں صبح صادق اور طلوع وغروب کا جو وقت درج ہے، وہ چوں کہ بالکل ابتدائی ہے؛اس لیے صبح کی اذان کم ازکم پانچ منٹ بعد کہی جائے اور سحری کا کھانا بھی پانچ منٹ پہلے بند کردیا جائے،اوراسی طرح اذان مغرب اور افطار میں بھی احتیاط ضروری ہے،اس کے علاوہ جنتری انسان کی بنائی ہوئی ہے،غلطی اور بھول چوک ہونے کا احتمال ہے، اور گھڑی کا بالکل صحیح ہونا بھی یقینی نہیں؛لہٰذا احتیاط کرنا بہت ضروری ہے، لوگ اس میں بہت بے احتیاطی کرتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ بوادر النوادر (ص ۴۲۹) میں نقشہ:**الساعات للطاعات** کے بعد تنبیہات متعلقہ اوقات نماز وروزہ کے عنوان کے تحت،تنبیہ نمبر ۹ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

اور یہ نقشہ چوں کہ تقریبی ہے،اس میں جن تاریخوں کا امور اربعہ مذکورہ میں توافق لکھا ہے وہ تقارب ہے،جس کو بوجہ تفاوت معتد بہ نہ ہونے کے کہ غالباً دوتین منٹ سے زائد نہیں ہے،بحکم تماثل قرار دیا گیا ہے،اگر سب میں

مناسب احتیاط کرلی جاوے تو عملی غلطی سے حفاظت رہے گی؛ مثلاً صبح صادق کا جو وقت نقشہ میں ہے، اس سے دس یا پندرہ منٹ پہلے سحری چھوڑ دیں، اور طلوعِ شمس کا جو وقت لکھا ہے، اس سے پانچ منٹ پہلے نماز فجر ختم کردیں، لیکن اگر کوئی ختم نہ کرسکا تو مشتبہ وقت میں پڑھ لینا واجب ہے، قضا کردینا جائز نہیں، اور غروب کا جو وقت لکھا ہے، اس سے پانچ منٹ بعد روزہ افطار کریں الخ۔

اور ص ۴۳۱ میں ''نوٹ متعلق ہر دونقشہ'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

یہ دونوں نقشے مقاماتِ ذیل میں بھی کام آسکتے ہیں، ان میں سے بعض میں بوجہ قدرے تفاوت کے دو تین منٹ کی احتیاط کی بھی ضرورت ہے، اور کل میں احتیاط کرلینا اسلم ہے، اور یہ احتیاط اس عام احتیاط کے علاوہ ہے جو تنبیہ نہم میں مذکور ہوئی (از رسالہ صبح صادق للحافظ محمد اعلی میرٹھی) الخ۔

اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

میں قدیم جنتری کے اوقات کو حسابی اعتبار سے صحیح سمجھتا ہوں، البتہ یہ حسابات خود یقینی نہیں ہوتے، نماز روزہ کے معاملہ میں احتیاط ہی کا پہلو اختیار کرنا چاہئے (احسن الفتاوی ۲:۱۹۱)۔

اس لیے جو حضرات صرف جدید جنتریوں کو صحیح و درست قرار دینے اور اسی کو قابلِ عمل قرار دینے پر مصر ہیں، ان کی کوشش از روئے شرعِ محمود معلوم نہیں ہوتی اور وہ اصولی طور پر سخت خطا کے مرتکب ہو رہے ہیں، جب کہ دوسری طرف قدیم جنتریوں میں احتیاط کے ساتھ عمل کرنے میں ہر اعتبار سے خیر ہے، جو مختلف زمانوں اور جگہوں میں کیے گئے متعدد مشاہدات وغیرہ کے ذریعہ مؤید بھی ہیں اور ان جنتریوں کو اکابرینِ علمائے دیوبند: حضرت مولانا تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب اجراڑوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، حضرت علامہ محمد یوسف صاحب بنوریؒ، اسی طرح دیوبند اور مظاہر علوم کے اکابر علمائے کرام کی جانب سے تصدیق کا شرف بھی حاصل ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ قدیم جنتری مشاہدہ کی رو سے غلط ثابت ہو اور اس کا متعدد بار مختلف ایام میں مشاہدہ کیا جائے اور متعدد اہلِ علم اور اصحابِ بصیرت حضرات اس کو مشاہدہ کے خلاف پائیں تو اس صورت میں اس جگہ بلا شبہ قدیم جنتری کے بجائے مشاہدہ کے مطابق عمل کیا جائے گا، اس کے بغیر محض کسی حسابی فارمولہ کو وحی کی طرح قطعی اور یقینی گردان کر جو جنتری تیار کی گئی ہو، مشاہدات کے ذریعہ اس کی کوئی تائید و توثیق بھی نہ ہوا اور اس میں خلافِ احتیاط کا پہلو بھی پایا جاتا ہو، اسے قدیم جنتریوں کے برخلاف صحیح و لازم سمجھنا اور ہر علاقہ کے لوگوں پر اسے نافذ کرنے کی کوشش کرنا کسی طرح بھی صحیح معلوم نہیں ہوتا۔

قاسمی جنتری کی وجوہ ترجیح

الحاصل ہمارے دیوبند، اوراس کے اطراف میں قاسمی جنتری معمول بہ ہے جومتعدد وجوہ سے راجح ہے، جن کی تفصیل متفرق طور پر ماقبل میں آچکی ہے، اب یہاں انھیں بطور خلاصہ یکجا طور پر ذکر کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱): قاسمی جنتری قدیم وجدید علم ہیئت کوسامنے رکھ کرنہایت احتیاط کے ساتھ تیار کی گئی ہے، نیز اس کی ترتیب کے سلسلہ میں دہلی کے محکمہ موسمیات میں جا کر وہاں کے ذمہ داران سے بھی تعاون حاصل کیا گیا ہے (جیسا کہ بشکل کتابچہ، مطبوعہ جنتری کے شروع میں صراحت ہے)۔

(۲): اختلاف کی صورت میں جب مشاہدہ کیا گیا تو قاسمی جنتری میں صبح صادق کا درج وقت صحیح ثابت ہوا اور اس وقت بالاتفاق اس کی صحت تسلیم کر لی گئی (جیسا کہ حضرت مفتی نظام الدین صاحب اعظمیؒ کے واقعہ میں گذرا)۔

(۳): قاسمی جنتری، دوامی اشرف التقویم اوقات نماز (ملاحظہ فرمودہ: حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ) کے تقریباً مکمل مطابق ہے، البتہ بعض تاریخوں میں جو معمولی فرق ہے، ماقبل میں اس کی نشان دہی کر دی گئی۔ اور دوامی اشرف التقویم اوقات نماز مشاہدات کے ذریعہ صحیح ثابت ہوئی ہے جیسا کہ جنتری کے شروع میں حضرت مولانا تھانویؒ نے صراحت فرمائی ہے، نیز مرزا بیگ صاحب کی اسلامی دوامی جنتری میں درج صبح صادق کے اوقات جانچنے کے لیے حضرت مولانا تھانویؒ نے پورے سال وقتاً فوقتاً طلوع صبح صادق وطلوع آفتاب وغیرہ کا جو مشاہدہ کیا، اس سے بھی دوامی اشرف التقویم اوقات نماز کی تائید وتوثیق ہوتی ہے۔

(۴): قاسمی جنتری، جناب حافظ محمد اعلی صاحب میرٹھی مرحوم کی مرتب کردہ جنتری (۱۳۱۵ھ) شائع شدہ بنام: صبح صادق کے بھی مطابق ہے، اوراس جنتری پر اس وقت کے بعض علمائے کرام کی تصدیقات بھی ہیں۔

(۵): قاسمی جنتری، رحیمی دوامی جنتری (مع اوقات نماز پنجگانہ وطلوع وغروب) کے بھی تقریباً مکمل مطابق ہے، البتہ بعض تاریخوں میں جو معمولی فرق ہے، ماقبل میں اس کی نشان دہی کر دی گئی۔ اور یہ جنتری بھی اکابر کے یہاں معمول بہ رہی ہے اور وہ حضرات محض جنتری پر اعتماد نہ کر کے طلوع صبح صادق اور طلوع وغروب آفتاب وغیرہ پر بھی نظر رکھتے تھے۔

(۶): قاسمی جنتری کو اس طور پر بھی ترجیح حاصل ہے کہ یہ قدیم جنتریوں کے مطابق ہے اور قدیم جنتریوں میں درج اوقات صبح صادق کی جو تغلیط کی گئی تھی، فلکی حسابات اور متعدد مشاہدات کے بعد وہ غلط ثابت ہوئی، چناں چہ ما قبل میں ذکر کیا گیا کہ قدیم جنتریوں میں ایک وہ جنتری بھی ہے جو کراچی اور اس کے اطراف میں رائج تھی اور

حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب مہاجر مدنیؒ کی مرتب کردہ تھی، اس میں حضرت مولانا رشید احمد لدھیانویؒ کی رائے کے مطابق صبح صادق کے نام سے جو وقت درج تھا وہ درحقیقت صبح کاذب کا وقت تھا، لیکن حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ اور دیگر متعدد علمائے کرام نے فلکی حسابات اور قدیم وجدید مشاہدات کی روشنی میں تصدیق وتصویب فرمائی ہے کہ اس میں طلوع صبح صادق وغیرہ کے درج اوقات ہی صحیح ہیں۔

(۷): صاحب احسن الفتاوی (: حضرت مولانا رشید احمد صاحب لدھیانویؒ) نے قدیم نقشوں میں درج صبح صادق کے وقت کو جو صبح کاذب کا وقت قرار دیا ہے، اس کی تردید متعدد حضرات اکابرین وعلمائے کرام کے مشاہدات سے تو ہوتی ہی ہے، مزید اس کی تردید اس سے بھی ہوتی ہے کہ صبح صادق اور صبح کاذب میں تین درجہ کا فرق ہوتا ہے اور ایک درجہ چار منٹ کا ہوتا ہے، پس صبح کاذب اور صادق کے درمیان ۱۲؍منٹ کا فرق ہونا چاہئے، حالاں کہ جب قدیم جنتریوں کا جدید جنتریوں سے مقابلہ کیا گیا تو کسی تاریخ میں بھی قدیم اور جدید جنتریوں میں صبح صادق کے اوقات میں ۱۲؍منٹ کا فرق نہیں ملا؛ بلکہ بعض تاریخوں میں تو صرف دو چار منٹ کا فرق ثابت ہوا۔

(۸): جب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور حضرت علامہ محمد یوسف صاحب بنوریؒ وغیرہ نے بذریعہ حسابات ومشاہدات مہینوں کی محنت وتحقیق کے بعد حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ کی نئی تحقیق سے اختلاف اور اس پر عدم اطمینان کا اعلان فرمایا تو ان ہی حضرات اکابر کے حکم سے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے ایک مفصل تحریر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ کی خدمت میں بھیجی تھی، جس میں ان بزرگوں کے فیصلے کی وجوہ عرض کی گئی تھیں، لیکن حضرت مفتی رشید احمد صاحبؒ کی طرف سے اب تک اس کا کوئی جواب سامنے نہیں آیا (فتاوی عثمانی ۱: ۳۸۷)، جس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قدیم جنتریوں میں درج اوقات صبح صادق کی تغلیط کمزور بات ہے۔

(۹): قاسمی جنتری کی ایک اہم وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ تمام جدید جنتریوں میں صبح صادق کا وقت قدیم جنتریوں سے آگے ہے؛ اس لیے اگر جدید جنتریوں پر عمل کیا جائے گا تو قدیم جنتریوں کے حساب سے لوگوں کے روزے درست نہ ہوں گے، جب کہ حضرات اکابر رحمہم اللہ نے قدیم جنتریوں میں درج صبح صادق کے اوقات کے اعتبار سے بھی احتیاطاً پانچ منٹ پہلے سحری بند کرنے کی ہدایت فرمائی ہے؛ بلکہ حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا: ''احتیاطاً یہ لازمی ہے کہ سحری بیس منٹ پہلے ختم کردی جائے، اس میں بداحتیاطی سے کام نہ لیا جائے''۔ اور ہمارے دور میں لوگوں میں اس قدر بے احتیاطی عام ہو چکی ہے کہ بہت سے لوگ منتہائے سحر کے آخری وقت تک کھاتے پیتے رہتے ہیں، جب کہ غیر مقلدیت کے بڑھتے رجحان کے پیش نظر تو اس میں اور زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے؛ کیوں کہ غیر

مقلدین- اسی طرح مودودی لوگ- اذان فجر تک سحری کھانے کو جائز سمجھتے ہیں، حالاں کہ ان کو بعض روایات سے ناروا اشتباہ ہوا ہے (جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے)۔ اور فقہائے کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ صحیح قول کے مطابق شک وتردد کے ساتھ سحری میں تاخیر کرنا مکروہ ہے، ومحل الاستحباب إذا لم يشك في بقاء الليل، فإن شك كره الأكل في الصحيح كما في البدائع أيضاً (رد المحتار، كتاب الصوم ۳:۴۰۰ مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند)، ويكره تأخيره إلى وقت يقع فيه الشك، هندية (حاشية الطحطاوي على المراقی ص ۶۸۳ مطبوعہ: دار الكتب العلمية بيروت)۔ اور قدیم جنتریاں اگر بالفرض کسی کے نزدیک مکمل طور پر صحیح نہ ہوں (حالاں کہ وہ متعدد زمانوں میں متعدد معتبر حضرات کی طرف سے کیے گئے الگ الگ مشاہدات سے مؤید ہیں) تو کم ازکم شک کی صورت تو پیدا کرتی ہی ہیں، پس اعتبار سے لوگوں کے روزے مشکوک کرنے سے انھیں بچنا چاہئے۔

اذان اور نماز فجر میں بھی احتیاط چاہئے

اور رہا مسئلہ اذان ونماز فجر کا تو قدیم جنتریوں کی تائید وتوثیق فرمانے والے اکابر حضرات نے اس میں بھی احتیاط کی ہدایت فرمائی ہے؛ کیوں کہ حسابات محض ظنی وتخمینی ہوتے ہیں، قطعی ویقینی نہیں ہوتے؛ چناں چہ حضرت مولانا تھانویؒ نے دوامی اشرف التقویم اوقات نماز کے شروع میں فرمایا:

نقشہ ہذا میں صبح صادق کا جو وقت درج ہے، وہ اصول علم ہیئت جدید اور مشاہدہ سے بالکل ابتدائے صبح ہے، مگر احتیاطاً یہ لازمی ہے کہ صبح کی اذان اس سے کم ازکم دس منٹ بعد کہی جائے۔

اور رحیمی دوامی جنتری میں ایک ضروری ہدایت کے عنوان کے تحت درج ہے:

اس نقشہ میں صبح صادق اور طلوع وغروب کا جو وقت درج ہے وہ چوں کہ بالکل ابتدائی ہے؛ اس لیے صبح کی اذان کم ازکم پانچ منٹ بعد کہی جائے اور سحری کا کھانا بھی پانچ منٹ پہلے بند کردیا جائے الخ۔

اسی لیے امسال (۱۴۳۶ھ) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم نے دار الافتا کے دیگر مفتیان کرام سے مشورہ کے بعد حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم (مہتمم دار العلوم دیوبند) کی خدمت میں یہ تحریر فرمایا:

دار العلوم کی طرف سے شائع ہونے والے نقشہ اوقات سحر وافطار میں وقت اذان فجر کا ایک خانہ بڑھا دیا جائے اور منتہائے سحر سے دس منٹ بعد اذان فجر کا وقت درج کردیا جائے اور نوٹ میں یہ لکھ دیا جائے: اذان فجر کا وقت احتیاطاً ختم سحر کے دس منٹ بعد درج کیا گیا ہے۔

کیوں کہ اس صورت میں احتیاط بھی ہے، اور تمام جنتریوں کے حساب سے ہر موسم وتاریخ میں فجر کا وقت بالاتفاق شروع ہوجاتا ہے۔ چناں چہ حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دارالافتا کی تجویز قبول فرماتے ہوئے متعلقہ شعبہ کو اس کا حکم صادر فرمایا اور امسال دارالعلوم کے نقشہ اوقات سحر وافطار میں اذان فجر کا خانہ بڑھایا گیا اور یہ نوٹ بھی مزید تحریر کیا گیا کہ اذان فجر کا وقت احتیاطاً ختم سحر کے دس منٹ بعد درج کیا گیا ہے۔

اور جب مظاہر علوم سہارن پور کے مفتیان کرام اور ذمہ دار حضرات کو اس کا علم ہوا تو ان حضرات نے بھی اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اسے قبول فرمایا اور ان حضرات نے بھی اپنے یہاں سے شائع ہونے والے نقشہ اوقات سحر وافطار میں اذان فجر کے خانہ کا اضافہ فرمایا اور اس میں منتہائے سحر سے دس منٹ کے بعد اذان فجر کا وقت درج کروایا۔

(۱۰): قاسمی جنتری کی ایک وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارن پور کے علاوہ دارالعلوم کراچی کا موقف بھی یہی ہے کہ پرانی نقشے صحیح ودرست ہیں، جو حضرات محض فلکی حسابات کی بنا پر ان کی تغلیط کررہے ہیں، صحیح نہیں (فتاوی عثمانی مع حاشیہ ۱: ۳۹۴)؛ اسی لیے یہ تینوں مؤقر ادارے عرصہ دراز سے قدیم جنتریوں کے مطابق ہی نقشہ اوقات سحر وافطار اور نقشہ اوقات نماز شائع کرتے آرہے ہیں۔ ان تینوں اداروں نے بصیرت کے ساتھ قدیم جنتریوں کو صحیح قرار دیا ہے اور جدید جنتریوں کو نظر انداز فرمایا ہے؛ کیوں کہ قدیم جنتریاں حسابات ومشاہدات دونوں پر مبنی ہیں، جب کہ جدید جنتریوں کا مدار محض حسابات ہے یا ان کے مشاہدات ناتمام ہیں۔

(۱۱): دور حاضر میں رائج جدید جنتریوں میں بعض جنتریوں (جیسے: جناب محمد انس صاحب کی مرتب کردہ جنتری اور جناب عبدالحفیظ صاحب منیار کی تیار کردہ جنتری) کی، دور حاضر یا ماضی قریب کے بعض اکابر علمائے کرام نے جو تصدیق فرمائی ہے، وہ محض فنی اور حسابی اعتبار سے ہے یا حوصلہ افزائی کے طور پر ہے جیسا کہ تصدیق کے الفاظ پڑھنے سے واضح ہوتا ہے، ان تصدیقات کی بنیاد طلوع صبح صادق اور طلوع وغروب آفتاب وغیرہ کے مشاہدہ پر نہیں ہے، جب کہ قدیم جنتریاں مختلف زمانوں اور علاقوں میں متعدد حضرات کی طرف سے کیے گئے مشاہدات پر مبنی ہیں، اور قاسمی جنتری ان قدیم جنتریوں کے موافق ہے، نیز مشاہدہ سے بھی مؤید ہے؛ اس لیے احتیاط کی رعایت کے ساتھ اسی پر عمل کرنا راجح ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم۔

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہٗ

۱۱ر رمضان ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۹ر جون ۲۰۱۵ء دوشنبہ